42909 ـ سركلى نظام ميں ايك شخص كارڈ لے اور وہ اس كے مالك اور پانچ افراد كو رقم ادا كرے

سوال

ميں نے اپنے ايك دوست سے كارڈ ليا تو ميرے ليے اس كارڈ كے بدلے اسے سو ڈالر، اور جس شخص نے ميرے اس دوست كو كارڈ ديا تھا اسے بھى سو ڈالر اور ان پانچ افراد كو بھى سو ڈالر ضرور دينا ہونگے جنہوں نے اسى ترتيب سے يہى عمل كيا، اور چھٹا شخص آٹھ سو ڈالر لےگا، اور اس كارڈ كى كمپنى آٹھ سو ڈالر لےگى، اور اسى طريقہ سے يہ كام چلتا ہے كہ جو شخص بھى كارڈ ارسال كريگا اسے چار سو ڈالر حاصل ہونگے، اور اگر اس نے چار اشخاص كو چار كارڈ ديے اور ان ميں سے ہر ايك شخص نے كارڈ دوسرے تك پہنچايا تو پہلے شخص كو سولہ سو ڈالر (1600) حاصل ہونگے، اور اسى طرح ....
كيا اس لين دين اور معاملہ ميں شامل ہونا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

يہ معاملہ جوا اور قمار بازى پر اور لوگوں كا ناحق اور باطل طريقہ سے مال كھانے پر مشتمل ہے، اور يہ دونوں طريقے ہى ظاہرا حرام ہيں، جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو يقينا بات يہى ہے كہ شراب اور جوا و قمار بازى، اور پرستش گاہيں اور بت، اور فال نكالنے كے تير يہ سب گندى باتيں اور شيطانى كام ہيں، ان سے بالكل الگ تھلگ رہو، تا كہ تم كامياب اور فلاح ياب ہو سكو، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ وہ شراب اور جوئے كے ذريعہ تمہارے مابين آپس ميں بغض و عداوت اور دشمنى پيدا كر دے، اور تمہيں اللہ تعالى كى ياد اور نماز سے روك دے، تو كيا تم اب بھى تم ركنے والے ہو المآئدة (90 ـ 91).

اور ايك دوسرے مقام پر كچھ اس طرح فرمايا:

اے ايمان والو! تم آپس ميں ايك دوسرے كا مال باطل اور ناحق نہ كھاؤ، ہاں يہ ہے كہ وہ تمہارى آپس كى رضامندى سے خريد و فروخت ہو النساء (29).

اور يہ معاملہ جوا و قماربازى اس طرح بنتا ہے كہ اس ميں شركت كرنے والا شخص اپنا مال بغير كسى مقابل چيز كے اس اميد پر خرچ كرتا ہے كہ وہ خرچ كردہ مال سے زيادہ رقم حاصل كريگا، جو كہ دھوكہ اور حاصل ہونے كے مابين

گھومتا ہے، اور یہی جوا و قمار بازی کی تعریف ہے.

اور لوگوں کا ناحق مال کھانے کی وجہ بھی ظاہر ہے کہ اس معاملہ سے فائدہ صرف انہیں ہی ہوتا ہے جنہوں نے یہ شروع کر رکھا ہے، یا پھر اس میں شرکت کرنے والوں میں سے بہت ہی قلیل سی تعداد کے دوسرے افراد کو حاصل ہوتا ہے، اور باقی اکثر لوگ بغیر کسی فائدہ اور چیز کے باہر نکل جاتے ہیں اور انہیں صرف گناہ ہی حاصل ہوتا ہے.

اس لیے بعض یورپی ممالك میں اسے وہمی سرکل، یا ہوائی خرید و فروخت کا نام دیا جاتا ہے.

جواب ٹیکنکل ای میل کمپنی کے مارکیٹنگ مینجر ڈاکٹر وائل غنیم کہتے ہیں:

یہ سوچ ایسی منطق پر قائم ہے جو قمار بازی کے زیادہ مشابہ ہے، وہ اس طرح کہ سب اپنا مال میز پر رکھتے ہیں پھر جو ان میں سب سے زیادہ بات چیت اور دوسروں کو قائل کرنے کا ملکہ رکھتا ہو وہ اس مال کو جمع کر کے اٹھا لیتا ہے، اور اس میں سب سے پہلے آنے والا یعنی پہل کا بہت زیادہ دخل ہے جو باقی مانندہ ہزاروں ملنے والے افراد کو لاتی ہے، وہ اس طرح کہ اس کام کا مؤسس اور سرکل کے معین طبقہ کے کچھ اس کے تابع افراد - جو کمپنی کے عام ہونے اور اس سرکل کے حساب سے مختلف ہوتے ہیں - ہی بہت زیادہ نفع حاصل کرتے ہیں، اور وہ لوگ یہاں اس جواری کا کردار ادا کرتے ہیں جو سارا مال حاصل یا جمع کر لیتا ہے، اور ان کے اس بہت بڑی کمائی میں ان کی شدید ذہانت داخل نہیں ہوتی، بلکہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کئی ایك اشخاص کو اس پر قائل کیا اور پھر وہ ایك طرف بیٹھ کر دیکھنے لگے کہ ان کے قائل کردہ تابع افراد کیا کرتے ہیں، اور ایسے ہی وہ، اور سب سے پہلا شخص وہ افضل ہے.. اور سرکل کئی بنیادی اور رئیسی دور میں تقسیم ہوتا ہے:

پہلا:

اس وہمی سرکل کے بادشاہ اور وہ یہ لوگ ہیں جیسا کہ میں ابھی بیان کیا ہے جو جو وہمی کمائی صرف اپنے پہل کی بنا پر حاصل کرینگے اور ان کا تناسب بہت ہی زیادہ کم ہے.

دوسرا:

وہمی سرکل کے تاجر حضرات، اور وہ یہ لوگ ہیں جو اپنی کمائی حاصل کرینگے لیکن ان کی کمائی بہت سادہ اور عام قسم کی ہوگی اتنی نہیں جتنی انہوں نے اپنی امیدوں سے وابستہ کر رکھی اور ان کا تناسب بھی بہت ہی کم ہے.

سوم:

وہمی سرکل کے جال سے کامیاب ہونے والے افراد، اور وہ یہ افراد ہیں جو نہ تو کچھ کما سکے، اور نہ ہی انہیں کوئی خسارہ ہوا بلکہ انہوں نے ادا کردہ رقم حاصل کر لی، اور ان کا تناسب معقول ہے.

چہارم:

اس وہمی سرکل کی قربانی بننے والے افراد، اور ان کا تناسب اسی فیصد (80 %) سے بھی زائد ہے اور سرکل کے جتنے درجات اور مراتب زیادہ ہونگے ان کی نسبت بھی زائد ہوتی جائیگی.

اور سرکل کی گہرائی جتنی کم ہو گی اتنی ہی دوسروں کو قائل کرنے والوں کی نسبت بھی کم ہو گی، یہ چیز ہمارے سامنے یہ وضاحت کرتی ہے کہ جتنی زیادہ زیادہ تعداد خسارہ پانے والوں کی ہو گی اسی اعتبار سے زیادہ کمائی ہوگی، کیونکہ اساسا کمپنی ہی نفع حاصل کریگی، یا پھر وہمی اور خیالی سرکل کے بادشاہ اور تاجر ہی فائدہ حاصل کرینگے... اور اس حساب و کتاب کے مقابلہ میں صرف وہی باقی رہینگے جو وہمی اور خیالی سرکل کے لیے قربانی کا بکرا بنینگے... جو وہمی اور خیالی سرکل کے بادشاہ اور تاجر حضرات کے لیے اپنا مال جمع کراتے ہیں.

اور وہ کہتے ہیں:

پانچ جنوری دو ہزار (2000) میلادی کو امریکہ کی ایک ریاست میں کھپت کے حمائتی ادارہ نے نشریہ جاری کیا جس میں ایک ایسی مجلس سے بچنے کا کہا گیا تھا جس نے شراکت کارڈوں کو وہمی اور خیالی سرکل کے نشر کا ذریعہ بنا لیا تھا، اور اس ریاست کے چمیبر آف کامرس نے ان وہمی سرکلوں سے بچنے کا کہا اور اس کی درج ذیل صفات مقرر کیں:

- یہ یقینی اور جلدی نفع شمار ہوتا ہے.

- اس میں شریک ہونے والے بعض کھاتہ داروں کے ذریعہ کامیابی کی فکر ظاہر ہوتی ہے.

- یہ بلا واسطہ ملاقاتوں کے ذریعہ قائم ہوتی ہے جس میں آپ نفسیاتی دباؤ میں آ کر کام کرتے ہیں، اس طرح کہ آپ بغیر سوچے اس ملاقات کے ختم ہوتے ہی اس میں شرکت اختیار کر لیتے ہیں.

اور ادارہ نے یہ یقین دلایا کہ یہ وہمی اور خیالی سرکل بہت بڑا جھوٹ ہے.

شرکت اختیار کرنے والوں کی بہت ہی کم تعداد کامیاب ہوتی ہے.

- کینڈا کی حکومت نے جرائم کے قوانین میں ایک خاص جزء کا اضافہ کیا ہے: جو شخص یا گروپ وہمی اور خیالی سرکل کے نظام کا کاروبار کریگا وہ مجرم ٹھریگا.

اور حکومت نے اس نظام کے متعلق وصف بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ایسا طریقہ ہے جس کی اساس اور بنیاد یہ ہے کہ اس میں شریک ہونے کے لیے کچھ رقم گروپ کے ضمن میں ادا کی جاتی ہے، جو کہ اس موضوع کے

متعلق لیکچروں یا تعلیمی لٹریچر کے حصول کے عوض میں ہوتی ہے، اور اس کے بعد قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اسے قائم رکھنے کے لیے کئی ایک اشخاص اور افراد کو تیار اور قائل کرنے کی کوشش کی جائے.

اور کینڈین پولیس کی ویب سائٹ نے وضاحت کی ہے کہ جنہوں نے نقصان اور خسارہ اٹھایا ان سے کئی ملین ڈالر جمع کیے گئے ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں کامیاب ہونے والی تعداد بہت ہی کم ہے اور انہوں نے بہت زیادہ مال جمع کیا ہے.

کتاب " False Profits " کے مؤلف نے اس کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے جس سے سب کے لیے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہمی اور خیالی سرکل کا طریقہ ایك ایسا عمل ہے جس میں شریك ہونے والوں میں سے صرف وہی کامیاب ہوتے ہیں جو سردار اور بڑے ہوتے ہیں جو غالبا کمپنی کے مالکان یا ان کے ساتھ کمپنی کے مؤسسین میں شامل ہوتے ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے اس معاملہ کی کئی ایك صورتوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو کمیٹی نے اس کی حرام ہونے کا فتوی دیا، یہ بیان کیا کہ یہ سود اور جوا و قمار بازی کی ایك قسم ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا بیان کیا گیا ہے؛ تو پھر یہ معاملہ جوا اور قمار بازی میں شامل ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالی نے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ یقینا شراب، اور جوا اور بت پرستی و پرستش گاہیں اور فال نکالنے والے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، تو اس سے اجتناب کرو اور باز رہو، تا کہ تم فلاح حاصل کرسکو المآئدۃ (90).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 212).

اور فتاوی جات میں یہ فتوی بھی درج ہے:

یہ معاملہ اور لین دین جائز نہیں، بلکہ یہ منکرات اور برائی اور عظیم کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ معاملہ ربا الفضل اور ربا النسئۃ یعنی زیادہ اور ادھار سود پر مشتمل ہے، اور یہ دونوں ہی مسلمانوں کے اجماع کے مطابق حرام ہیں.

اور اس لیے بھی کہ اس میں لوگوں کے مال کے ساتھ کھیلنا، اور لوگوں کا ناحق مال کھانا بھی ہے، جو اس معنی میں جوا اور قمار بازی کے حکم میں آتا ہے، اور یہ بھی نص اور اجماع کے لحاظ سے حرام ہے " اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 215).

اور فتاوی جات میں یہ فتوی بھی درج ہے:

" مذکورہ لین دین واضح دھوکہ اور فراڈ اور سود و جوا اور قمار بازی پر مشتمل ہے، اور یہ سب کچھ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، جو اللہ تعالی کی ناراضگی اور سزا کا موجب ہیں " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 218).

واللہ اعلم .